

<p>۱۳۱ یار جان من شش کا تمام گم ہو اجام عاشق کا غلط نام گم ہو دلدادگان کو باعث آسرام گم ہو آرزو علیج عاشق کا گم گم ہو</p>	<p>۱۳۱ کیا تیرے بوڑھے بالیجاب کا بابا بوڑھا شاہ کی لکت قاب کا پیشینہ خاص رسالت آت کا سپر بنین کی بوڑھے تیرے برابر ایک</p>	<p>۱۳۱ شہر و شہر دولت کیا ہے عقد تھا اتنے دنوں میں وصل کی جو ایسا ہوا وہ شخص اگر ذرا نواق خاطر ہو سکے گا لفظ ذرا حق نبی دیکھ کر بولا</p>
<p>۱۳۱ وصلت سیان طالب غلو باصل ہو عشاق کو وصال کا ہونا بھی وصل ہو</p>	<p>۱۳۱ اتنا فرق وہ عملی اکبر کی والدہ حق نے انھیں کیا علی الصغر کی والدہ</p>	<p>۱۳۱ موت ابھی تمام وہ ہونے نہ پائی تھی دیر پیش جو مشیت حق سے جدالی تھی</p>
<p>۱۳۱ ہوتے ہیں عشق کے اوتار ہیں ہزار عشق ہوں میں عشق حقیقی کو درجا ہزار اہل ہوں میں تیرے عشق کے عشق تیرے شہر ہوا کہ ہو وفا کا بھی امتیاز</p>	<p>۱۳۱ کہا کہو کمال تاریخ نے یہ حال ایسا تھا تو بے کلمی صاحب کمال ساختا جس عشق کے شہر عشق کمال منازل تھے نہ ہزاروں میں عشق کمال</p>	<p>۱۳۱ ہو جا چاہے جسے کلمی شہر عشق کمال یعنی میں باب کا اتنی ترقی کمال نادید ہر دور وہ گریہ کرے کہ ایک چوہا ہون سے شہر کو چھوڑ کر چلی ایک</p>
<p>۱۳۱ پر عشق سنو یمن تو عرفان حصول ہو لیکن وہ عشق خدا ورسول ہو</p>	<p>۱۳۱ جہل و ختم سے صاحب الوان فخر تھی بلیقہ سے حمد کہیے کہ لیلیا سے عصر تھی</p>	<p>۱۳۱ وہ قام غرظا لب سوو سے خام تھا عیش اس حرام زاد سے کہ اد پر حرام تھا</p>
<p>۱۳۱ ہو عاشق حسین کا عشق عالمی کا ہے چونقید علی کا وہ طالب نبی کا ہے جاؤ جال سے احمدی کا ہے وہ تکلف در حرم ازیزی کا ہے</p>	<p>۱۳۱ نہیں کہے کہ ان ذراں عشق کا نام اور سالوں سے اسے کلمی عالم زنگین لیا جس نام زین کرم کا نام البت عشق خاندان بوقت بھی نام</p>	<p>۱۳۱ بہتر وہ عشق سے بگیا کمال سید شہزادہ مسلمان تکریم کمال کہ تا حال کیا ہے وقت تماشایہ حال آتا تھا آخر میں بھی سن سال</p>
<p>۱۳۱ دی جان اپنی سب سے رسالت آت ہے پر یہ عاشقی تمام ہوئی ہے و باب ہے پر</p>	<p>۱۳۱ پا بید غلق دل تھے بگاڑوں کی ہیر کے آئین تھیں پہلے عقد میں ابن زہیر کے</p>	<p>۱۳۱ ملو ملی و زل عشق ہنوں اک تمام ہیں عشق سے مغرب بنین آتا ہے و ام میں</p>

<p>۱۰۰          اکون سمانے ریسے کیا خطاب          آئے میں تیرے علقہ بیت میں تیرا          دوز جا پڑی ہو گیا صد عذاب          لیکن کیا جان میں تیرے آگے لڑا</p>	<p>۱۰۱          کہ یہ عادی کا حال دوستو          لہو ایسا پونہ سے ابن زبیر کو          غلوت میں جھلکے کہا اور فرشتہ تو          تازان ہو افتخار اور دل میں تو</p>	<p>۱۰۲          ابن زبیر کو تھا کوسے کا انتہا          آں طبع بن کوئن کرو دی سلطان          لیکن عادی سے نہ رکھا اگر فرق          پھر کس کو نہ گئی ہی ہوں اگر کشتن</p>
<p>۱۰۳          بد تو عیب در سپاں کمال ہے          جگو تو کچھ تبا جو ترسے دل کمال ہے</p>	<p>۱۰۴          ہوا شریک سلطنت و جنس و نقد میں          لے خواہر یزد کو تو ہے عقد میں</p>	<p>۱۰۵          یان خواہر یزد کی وصلت کا جوش تھا          وان دار توں میں جسے نظر کی تہوں تھا</p>
<p>۱۰۶          کہ جگہ یزدیہ پر اور چشم تیرے          دل کو فرقی زن ابن زبیر سے          ہو چا گویش تیرے حسن کا اس قدر          اسے تیناق فصیح خون کو سیاں سے</p>	<p>۱۰۷          اک روز بیٹھے ہو چکا ہے چال          عقل تیرا تو کھلا ہو سنجھن چال          گرا کے اعتماد چھوٹوں سے کمال          پہاچی ہوں کہ کسرات میں افعال</p>	<p>۱۰۸          ایسا سونے کے آئین اور تمام          اب کوں چیزیں وصلت کو اس مقام          بولا عادی کہ یہ دفتر کا یہ کلام          اس شخص میں تو نہیں بونا کا نام</p>
<p>۱۰۹          گروصل ہو نصیب تو دل غم سے پاک ہے          در نہ یہ سلطنت ہی نظر و زمین خاک ہے</p>	<p>۱۱۰          ذہن سلیم پر کچھ اور ٹیکتا مہر ہے          موقوف تیری رائے پر سب نظام ہے</p>	<p>۱۱۱          زہ کے لیے جو راحت جان کو صبار ہے          ایسے پر اعتماد بھلا کوئی کیا کرے</p>
<p>۱۱۲          کہ ہم نے تیرے پر وادرات          دانو پانچ لے آئے دوزان انور          بیچارہ اس کوں میں اکدم تو ہوا          چہا ہوا پر زمین کے اوچی بیات</p>	<p>۱۱۳          ابن زبیر کو ہوا ہونے سے حال          دو چار دن لے لے لیا تے یہ حال          بولا عادی کہ نہایت سوں کمال          پر خواہر یزد کا چوڑی جی حال</p>	<p>۱۱۴          اسکو آری محبت دینے کی نیاں          سلطان ہوا نہ اسکی جہاں کا چوڑاں          قفسہ تیرا کیا گیا جو اسکے یہاں          ہوگا ہی زانیہ میں آتور بھی حال</p>
<p>۱۱۵          جس تو سہی چو دل کا ترسے مدعا کروں          اور اک سخن میں شوہر و دان کو جہا کروں</p>	<p>۱۱۶          خود جیسے گھر میں کہ دن تنگ ہو ہے          پھر عقدا اسکے ساتھ ہوا کیا ضرور ہے</p>	<p>۱۱۷          رو میگا ای پند جسے باہر نکال کے          جہا کرونگی آپ کو خنجر نکال کے</p>

<p><b>مسئلہ</b>          یہ تو بوشاکستہ کہ از اولیان حجاز          بجایہ خان چین نہ است متی ای بار          خبر کچھ علاج نہ دیو کیا مال کار          لیکن چون از نیکو نوبت بیجا</p>	<p><b>مسئلہ</b>          آگاہ ایک چین کچھ دیکھا کہ کیا          کچھ زور جاہ کر مر دیو ارستہ ہوا          چرتین کہ نقش ج دیو ای چلیا          دیکھی سوار کی پسر کچھ کربیا</p>	<p><b>مسئلہ</b>          اتنے کہا کچھ نہیں آرزوی          آیا در بات یہ موسیٰ اشرفی          آخرا و سہ آگہ کسی زہر کار دوسری          دیکھی بان پہ پچیرے کے شان گوری</p>
<p>نا زمان تھے ایک ایک اس کرد زور          تقدیر میں ہی تھی ہر انکے شعور پر</p>	<p>زندہ ہوا ان وہ فاطمہ زہرا کا باغ          جو آگیا قریب معطر دماغ ہی</p>	<p>ابلاغ کر چکا جو ہنسون کے پیام کا          سطلب کہا حسین علیہ السلام کا</p>
<p><b>مسئلہ</b>          موسیٰ اشرفی خود تھا اور خلیل          اسکو مہاویسیہ پکارا کیا دلیل          ان افتخار سے کوشش کیا خلیل          یہو جا کر مہربو لگا خط طویل</p>	<p><b>مسئلہ</b>          امداد خلیل میں پیش راہ          اور دانی طرف علی کریم فرجاہ          قائم بین دست چپ کی آتا چو شہ          تار سے نقل کے تو نمایان ہوا وہ ماہ</p>	<p><b>مسئلہ</b>          موسیٰ نے کہا کہ ان لوگوں کا پیام          پہنچائی تھی تھی انکی وہ باغ و احترام          لیکن جو سب کچھ کا ان کے نام          دل ایچو میں بن بون کا پتھار نام</p>
<p>جب دیکھو کہ آئی تھے اختیار میں          لانا شہاکے ہونج گو ہر نگار میں</p>	<p>گر حسین ہا ہنسون کا ہجوم تھا          ہر الدجا کا ماہ میان ہجوم تھا</p>	<p>شرم و حیا سے ضبط کیا اس اصول کا          لانی زبان پر حرف نہ رو و قبول کا</p>
<p><b>مسئلہ</b>          اس خطبہ نے نہیں ناگاہ داخانہ          انصافیک کو چو بین ابن عملا          موسیٰ اشرفی سے شاہجہت سلسلا          شہنشاہ کا کہن تین تین سے بتایا</p>	<p><b>مسئلہ</b>          موسیٰ اشرفی نے فرمایا کہ اسلام          دیکر جو بل خالق سے گشت کی لایا جام          پہر سکرانے اور کیا اتے یہ کام          مجاہد یہ سب طلب کیا نہ نہ پیام</p>	<p><b>مسئلہ</b>          یہ لڑنا اشرفی کے انہو کے          قیامت سوال میں پہنچا خطبہ          سب چہ ہو کر نہ نہ ہر اشرف          کہنا کہ تھی را اجلا کہ سرف کار</p>
<p>شاید طلب یزیدی وان ناقول ہو          دیکھو مرا پیام کہ مطلب حصول ہو</p>	<p>جب کہ چکے سوال بعید و قریب کا          پہر دیکھو پیام حسین غریب کا</p>	<p>گو میں ہی کہ رنگی جو اسب موبہ          پر مشورہ بھی اہل خود سے ضرور کر</p>

**صلح**  
 ایسا کہ ما جو بی طاعت و کفر  
 سو خانہ نبی بن کر برتر خیال  
 اور دشمنی سے اس کی جان بچان  
 ابن ہشام سے یہ خبر بھی خیال

**صلح**  
 داخل ہوئی جو کہ بیان حرم  
 لینے کو تین تین کا کفو پیدا  
 آنکے قدم پر گزری خاتون پارسا  
 فخر ایوں سے کہ بائیں زخمی عا

**صلح**  
 اور دروغی نیت میں بھونک کر  
 بیان تلک رات کے مولانا خوش  
 اسکو جو بیعتی کہتے تھے سردار  
 فراتے تھے عا لالفت میں بار

گرجا تھی ہو تو کہ ہو ہو ہوں کی  
 تو جگہ میں خاص ہو سطر سوں کی

ہوے الپسوں میں ترسا آرام و حسن  
 اولاد خدا کے بھائی حسین تھے

اس گھر سے روح بھی مری تفریباتی ہو  
 جس گھداریاں مسکینہ کی آتی ہو

**صلح**  
 ہر ایک آنت تھی اس کے گردان  
 بولی جس کے یہ روفائیر خاندان  
 بان ابن خاندان کے کافر خاندان  
 عباسوں کے حسین کے لئے خبر بیان

**صلح**  
 بملقات پیر کے غلو میں کیا  
 شہر سے نظارہ نور خدا کیا  
 دامن پر اس کے شاہ کا سجدہ اور کیا  
 عشق حسین جس نے اسے نبی نکھار کیا

**صلح**  
 اور الفت بیکر گر میں کیا  
 اک قدمی حسین نے آواز یار کیا  
 بالاس باغی آنت کی تھی تاب  
 کوٹھے سے گزری وہی امین بول کیا

سارے عزیز جمع ہوئے حسین کے  
 اس پر سارے کوٹھے میں لائے حسین کے

ہم پہلوس حسین ہوئی حجاب میں  
 اک خورواہ واہ تھا کون مکان میں

حضرت نے جو کہا یہ بھلا تھے کیا کیا  
 بولی کہ تھے جان کو تم پر فدا کیا

**صلح**  
 پھر اس کے دست تار سلطان تار  
 عباس کے کہ کا طبق زبانی تار  
 یکے اپنے بھی کہ کجا کہ تار  
 مرزادین بچا پس تار کا تار

**صلح**  
 شہر کے کیا اور تار کا اہتمام  
 انھار زفر ہے دعوت طعام  
 چمکتی ہے عدوی ہوئی جان نام  
 فرات شہر نے جوش محبت میں کلام

**صلح**  
 ہو چاواں نہ یہ یعنی تار  
 دولت ہوئی کہ حقہ سلطان تار  
 صدر کے چھ ہوائے ظاہر کر نہیں کیا  
 ان سب سے کیا کیا تار اور تار کیا

رکھ کر قدم کو شاہ کی ٹیڑھی چو گین  
 شہر گنیز میں اور بھی آزاد ہو گین

گھر سے اس کے عشق میں گوار مال ہو  
 اصراف کا نہ گھر سے دل کو خیال ہو

بیعت نہ کی تو اور بھی وہ مدعی ہوا  
 یہ باعث شہادت سب سے بھی ہوا

<p><b>۱۳۱</b>          آغاز سال و صاحب عقلمند ہوا          نب باور ہوا شہزادہ مدعا          خان کے کسی کالیسی ہی سے عطا          سوئی تھی حسین کی چھائی چوہدر</p>	<p><b>۱۳۲</b>          جو تاج خانی سے میدان مبارک          باقی نہیں بن کا ب کوئی انگسار          اصغر کی والدہ گاریاں تاتار          گہری اپنے خیمے میں چوہدری کا لہار</p>	<p><b>۱۳۳</b>          ہاگا ایک تیر تیر تیر تیر          اسے تمام جس کو کرنا تھا          مولائی شاہ کے لیے لعل لہان          وبارشاہوں احوال شاہان</p>
<p>اصغر بھی جب ہو تو عمر ماجرا ہوا          شش ماہ سے جو فرقہ کر لہا ہوا</p>	<p>بچہ کو گو دین لیے کہتی تھی کیا کروں          اصغر نہیں جو ان میں کس کو فدا کروں</p>	<p>اس تیر کا حسین کو صدر مہم غرض ہوا          گئے کا ذوالجراح سے بس سب ہوا</p>
<p><b>۱۳۴</b>          ابا کا کا فدا کر تیر تیر          بچوں تیر تیر تیر تیر تیر          جب بدستان خاطر ہوئے زکا فہم          کر دی حسین کی حاجی کے تیر</p>	<p><b>۱۳۵</b>          ہاگا تیر تیر تیر تیر تیر          یہ آخری سلام ہے اس آل مصطفیٰ          اصغر کو اپنے دل سے لے لے لے لے لے لے لے          تیری حضور شاہ وہ بابو تیر تیر</p>	<p><b>۱۳۶</b>          اس وقت تیر تیر تیر تیر تیر          فقیر غصیلے سے تیر تیر تیر          شہزادے کا لڑائی ہو گی کو قیاس          تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p>
<p>اکبر نظر کے سامنے سے دور ہو گئے          بیٹا مولا کلیم میں ناسور ہو گئے</p>	<p>کی عرض دو جہان کی سعادت حصول ہو          لوندھی کی تیر بھی مر آقا قبول ہو</p>	<p>لوندھی یہ یہ سب نہیں ہون آقا ہی          لگو سیکھتے تیر کی مان مان بلاق ہی</p>
<p><b>۱۳۷</b>          تیر تیر تیر تیر تیر تیر          اعضا ضعیف تیر تیر تیر تیر          اکبر کو حضور تیر تیر تیر تیر          تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p>	<p><b>۱۳۸</b>          گاہری میں تیر تیر تیر تیر          بس تیر تیر تیر تیر تیر تیر          لکھا تیر تیر تیر تیر تیر تیر          تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p>	<p><b>۱۳۹</b>          تیر تیر تیر تیر تیر تیر          پیر ذوالفقار تیر تیر تیر تیر          آسے دنیا میں تیر تیر تیر تیر          حضرت بولے تیر تیر تیر تیر تیر</p>
<p>اب کس لیے روانی خیر کی دیر ہی          آئی صد فقط علی اصغر کی دیر ہی</p>	<p>آتے تھے جب کہ تیر تو سینہ رھا تیر          آنکھوں کو بند کر تھے لذت اٹھا تیر</p>	<p>ایسا تیر بات کہیں دیکھ بھال لے          تیر تو بدن سے ہمارے کمال لے</p>

۱۲۴۹  
 فتنہ شورش کی صورت میں  
 دل وسط کا اور دل کے  
 التضرع کا لے کے وہ اپنے حال  
 لیکن یہ ایک چہرہ پر رکھنا

۱۲۴۹  
 سو کر کہ حسین محبوب با وفا  
 عاشق میں کیا ہو کہ کھو گیا مجھ کو  
 قاتل کو دان فرات کو قتل ہو  
 خبیث کو یہ ایک گور العوہ

۱۲۴۹  
 گھوٹنے سے اپنے اپنے خون کا  
 تازین تو وصل ہوئی سوئی کا کام  
 سر جھکا لے تو باجائے خاتم  
 پر وار شوق کے گبار وار نام

آغوش فرین جو دم و فن شہ کے  
 ہفتاد تیر جرم مبارک میں نہ گئے

خود اسکی بہت بر بختی بھلا گیا حسین  
 تیری مبارک نظام کے لہجہ یگانہ حسین

یوں خاک میں کیسے ملانی تھی آپ کو  
 کتنی تھی کیا کیا برس منظور ہا آپ کو

۱۲۴۹  
 پورا غم خاتم شاہ بجز  
 دیکھا رہا کرتا وہ بھی جو خاک پر  
 شہ نہ تھا یا بے خبر کس شہ  
 شہزادہ پاس کے لہجہ پر لہجہ

۱۲۴۹  
 تکبیر کی بات کو اور با مصفا  
 پوچھو پوچھو قتل کا دین کے نہیں کیا  
 اس دو چار کو اور را مصفا  
 خیر تو آبرو تھا اور شوق کا

۱۲۴۹  
 کچھ بات نہ کہہ سکتے تھے  
 چھوڑا اس سوار ہوئی تو اچانچ پر  
 فتنہ نہیں فاطمہ دوسری برہنہ سر  
 بولی کہ اس کی کھانسی کی جبر

کیا فائدہ جو بیچوگی اس حسرت حال سے  
 پھر کیوں مجھے بلایا یہ دشت شمال سے

دل قدسیوں کا آج تک محنت کتنی  
 اور عرش بل رہا کہ مضمون کتنی

دیکھا کہ ایک شخص بعد احتشام سے  
 وہ آگے آگے گھوڑی تھے لگام سے

۱۲۴۹  
 بانوں پر کیا اتنے کماشاہ کا  
 بدرد دل کے نہیں جانے پر نہ ہا  
 کہ شہزادہ زینب کی موت سے خواستگار  
 سب قدیوں میں جانے اور شوقی

۱۲۴۹  
 میں کیا کہوں کہ فرقا اور کس  
 میں کیا کہوں کہ سیرہ افلاک پر گیا  
 میں کیا کہوں کہ سیرہ کس گن گیا  
 کیوں کہ سیرہ کا رولہ میں گیا

۱۲۴۹  
 فتنہ سے ایک کے ماہر سے کلام  
 کیا عشق میں کس نے جان جو نام  
 اس شخص نے ایک کو دوسری میں پیغام  
 بھلائی اور باغ باور خاتم کی کام

ممکن ہے اسے ہاتھ سے جھکوائی ہی  
 مشکک ہاتھ دم مشکک کشتی ہی

چون سے نہیں ماریہ کو لال کر دیا  
 سب فاطمہ کے باغ کو ہمال کر دیا

ظاہر ہی ہکو عزت و حرمت حسین کی  
 واری گئی چلی یہ امانت حسین کی

<p><b>۵۵۴</b>          چاروں طرف سے ہوا سے تمام کھڑا          دور سے چاروں طرف سے ہوا سے          اس کی عنان پر ہاتھ کر کے اس طرح ہوا          بارش سے حسین کو قانون بارش</p>	<p><b>۵۵۵</b>          مٹی چھوڑ کر اور تین البیت          دست عدوت اور گریبان البیت          بولے نوح اور سروان البیت          اڑتے ہوئے ہوا سے پریشان البیت</p>	<p><b>۵۵۶</b>          تھکنے لگاؤ تین ان کشتان          کوزے مگن مٹی جانت کیا برطان          دربار میں تیری کے پونچھ وہ آگمان          دہا زلم علم دام او کو کی بیلیان</p>
<p><b>۵۵۷</b>          تو ہاگ چھوڑ دیگا تو میں چھڑ جاؤنگا          در نہ خدا کے عرض کا پایا لھاؤنگا</p>	<p><b>۵۵۸</b>          تینے جلائے اور کہا بیٹو نہ چھاؤن میں          پھر دین سنوں کی میرا نہ ٹاٹا پناؤن میں</p>	<p><b>۵۵۹</b>          پر ظہیر بڑ بڑ لعین سے برا کیا          با میں تخت آل نبی ہو کو کھڑا کیا</p>
<p><b>۵۵۸</b>          آئی صدائے نوح کر اور چھوڑا          چلاوین حسین ہوں صفا کا کال          پھا تاروں پہ چلا کہ کسی تھی حال          بار سے آیا رکھا دو مجھے حال</p>	<p><b>۵۵۹</b>          پہلو تو تل گا مین وہ ناک گیا          وہ چاک چاک تھوچ جان ہم تھا          کھڑے پر سے تھے پاؤں تھوچ جابجا          بولی بن سلام علیکی کی شہ ہوا</p>	<p><b>۵۶۰</b>          دیکھا تیرے کوزے ان بانگہ ہونہ          جا بیجا ایک کوزے تین ہونہ          گردا کے کوزے تین ہونہ اتادہ ہونہ          اچھا اچھے کے اپنے تخت سے کر آتھا ہونہ</p>
<p><b>۵۶۱</b>          نہتے نقاب اٹھا کے جو شہ پر پھر پرست          غش گھا کے تباؤ تیرے سجاد اگر پرست</p>	<p><b>۵۶۲</b>          لکھا تین بار کر امت کی راہ سے          آئی صد اجواب کی حلقوم شاہ سے</p>	<p><b>۵۶۳</b>          حشمت خاک کے خاک میں گوسب ملا دی ہو          لیکن شہوت ہو کہ کوئی شاہ ہادی ہو</p>
<p><b>۵۶۴</b>          نیش ہوا افتادہ دانے پھر شب          دیکھا بی بیوں میں حجاب پر اضطراب          نیش سے ذی صد کہ گمان گئی رباب          ہا ہر نسل کو تمام کے اپنے ہوا جواب</p>	<p><b>۵۶۵</b>          نیش کو جب شہر چاہتے تھے          دیکھ سکتی ہو کو تیرے دشت سے صفا          چلکے مگر سکتی ہو کو تیرے در و در          نیش شہر سے گرتی تھی کو ہوا جواب</p>	<p><b>۵۶۶</b>          پوچھا تیرے کہ تیرا بی بی کو کیا          جاؤ گے کہا نہیں ای تو میں خدا          ہو کہ شہر تیرے ہم بیگا رہ سبنا          ہا روز باز کا ادب و سخت موعبا</p>
<p><b>۵۶۷</b>          اپنا بھی اور رباب کا بھی داس دیکھے          ادا صا جو تھی جسکی امانت وہ لے گئے</p>	<p><b>۵۶۸</b>          چلائی یا حسین ہا جو خواہر امام کی          ہوتی لبند لاش شہر شہر کا کام کی</p>	<p><b>۵۶۹</b>          محشر کے روز صاحب رد و قبول ہو          یہ دخت برگزیدہ بنت رسول ہو</p>

<p><b>۱۱۱</b>          تباہی سے بے غرضی باجہاں          کئے لگا رہا کہ ان کو تباہ حال          کی مرضی تھی کہ جب تک قتال          نہیں چاہئے تھی پوری قافلہ کی آل</p>	<p><b>۱۱۰</b>          عاقبت اس کے کہانتے السلام          دیکھو جاب آئے کیا سجاوے کلام          سزاؤ دکھائے دراندہ نقاب ختام          دیکھا کہ خود حسین بن باجہاں ختام</p>	<p><b>۱۰۹</b>          سچے مین ہی اپنے اگر چہ ختام          بارو خطیب بن باریان ہوتا نام          بیٹھے ہو کیا ناما دیو مارا گیا امام          جو کہ مین تھا جو کہ گیا فرق ختام</p>
<p>بچہ تک اسیر ہو لو تراب کا          لیکن کہین نشان نہ پایا رہا باہ کا</p>	<p>دیا یا لور باب کو تم رکھو چین سے          پھر آملیگی ٹھوسے دنوں میں حسین سے</p>	<p>دیتی تھی کی بلغ ذک مین دو ہائی امین          کچھ سیدان تھی ہو مین شرب مین آئی امین</p>
<p><b>۱۱۲</b>          سجاوے کہ ان کے مجھے اور شہی          مانتے حسین کے وہ مانتے حسین کے          تشویش کیا کہ تیری سورت تھی          جب دیکھو چکے غلط تھی علی</p>	<p><b>۱۱۱</b>          حین غیب تیرے کو پو اسکتے حال          ہو چکا گیا رہا کہ خود قافلہ کا آل          پھر دل میں کر کے تیرے غلام کو خیال          کہ مرنے کا جانی تھے گلا رہے کیا آل</p>	<p><b>۱۱۰</b>          بس غنم ٹھہری اور سچے سچا          تھے کہ سچے تھے گراہیاں تھانہ آرا          اور اسلوت سے آئے تیریاں گوار          رفت سیاہ کے بدل پرچال زار</p>
<p>اسکو سب کے ہم دم دساز لگے          خود آئے اور از رہ اعباز لگے</p>	<p>سجاوے رہا کہ آکر ملا گئے          پراک نظر بہن کو نہ صورت دکھا گئے</p>	<p>لکھا ہے دو وزن قافلہ جو وقت لگے          اس دم مینے کے درو دیوار لگے</p>
<p><b>۱۱۳</b>          باب کہوں اور کہانتے آل کار          جب تیری سے چھپے حرم تیرا کردگار          حکم کہ چھپو احوات کر لیا کردگار          مانتے دیکھا سانتے سے پچھا غبار</p>	<p><b>۱۱۲</b>          القلم ہو چکا جو مین ہمہ مین کا          پھر کہیائے سے وطن قافلہ چلا          بن ذکریٰ مین آئے ہو سچے تو تیرا          لکھا کہ روز تمبوجا ہادہ یوم داخلا</p>	<p><b>۱۱۱</b>          چھپنے مین درو مین کیا          مانتے پچھا سچے سے مانتے کردگار          کہتے تھے آپ کا نہ سے کہ اپنے سے ہوا          سوا کہ سچے کہ ہے تیرے سے ہوا</p>
<p>آتا بس اک سوار بہ وضع شریف ہے          اوڑھے ہوڑا کوئی آسکر دین ہے</p>	<p>سبز بہ تھا خطیب برائے عروہا ہے          یہ قافلہ لٹا ہوا ہو سچا جو راہ سے</p>	<p>دنیا دیکھی مزار شہر سلین سے          بل لگتی تمام عمارت زمین سے</p>



<p>۱۳۵          ام العینیں گیلین اگر سوچو گھر          جہون میں روئین سپان پت پیر          سدا رہا جو چوری شاہ کی نظر          صحن کمان میں چیرین نیش خاک پر</p>	<p>۱۳۶          طاہتے پس کہنے کے کلام          اس کا ہے ہر جگہ دو اللہ ان فی علم          فرمایا کہ جو وی دنیا مونی تمام          اب گھر کمان رباب کمان کمان نام</p>	<p>۱۳۷          جانا تھا کوئی شخص اگر سو گیا          م سکو پاس کے کرتی تھی ڈیرھی پتیا          سجائی خدائے واسطے بجاوری ردا          قرصین پر تو اسے دیکھو عجیب</p>
<p>کستی تھیں دل کی سب ہو میں ہر کر گئے          سند پر چو بجائے تھے جگہ وہ مر گئے</p>	<p>بہتر کمان سے لاؤن میں واللہ پاک کا          لشراب کرے مجھے پیوند خاک کا</p>	<p>کہیو تو آپ کو نہ ہوا تھا کفن نصیب          لونڈی کو بھی ہوانہ نیا ہے ہر نصیب</p>
<p>۱۳۸          سزا کو دیکھو کیسے کرتی تھیں کلام          مانتی ہے صحن رسا اور نام          اس ناک اٹھائے لوندی کا ہتھکام          موت سے میں چھوڑ دیا آلودہ نام</p>	<p>۱۳۹          دوران سر راہ میں صحن حرم رسا          سائے نیر سایہ عشق صحن کا          دن بھر تو دھوپ کھاتی تھی دھوکے تباہ          راتوں کو اس نے بنی تھی اس پر چھوٹا</p>	<p>۱۴۰          جاسوس یا مگسوں کی خبر          اُسے دوبا باجمہر دیا پیغام اللہ          آبا جلال کی طرف کر لیا نظر          چاہتے تھے کچھ لفظ جو وہ</p>
<p>صحن خمال خاک میں اپنا ملادیا          اسوس اپنے مجھے دل سے بھلا دیا</p>	<p>یوہین بدن پر موسم بارش گذر گیا          ان حاد توں میں پوست بدن کا اتر گیا</p>	<p>مہلت دی ان تک مجھے تھے جہان میں          بائیں پھر اس طرح کی ہو میں در میان میں</p>
<p>۱۴۱          کہہ دیجئے فدا ان تیرے پستانہ          پہلوئیں کزیر جی تھی آ آ آ آ          یہ گرو ہی ہو جو سوسکے کا جلوہ گاہ          امیر سحران آفرین چہرے تیرے شاہ</p>	<p>۱۴۲          واللہ تیل میں کوئی کمال نظر          خانہ کیا تیرا تھے بلجھا تو ہے سر          کہہ دیجئے بدن میں ہے تیرا دم سفر          ہر گناہ کیا کہہ دیکھا تیرا نظر</p>	<p>۱۴۳          گھر کے گی تقصیر میں ہر کی خبر یہ          زاد کی کس طرح تھے آٹھا اور          یہ آئی ہو جو بہت غم سے نوحہ کر          چھوڑ خائے جو بڑی تھی زمین پر</p>
<p>اس گھر سے کیا گئی تھی میں کیا ہو آئی ہوں          کس طرح کے چاند میں اب کوسکے آئی ہوں</p>	<p>وقت ہوئی تو باہر کور کھ کر صحن پر          جس نقش پاصین لکھسا کی زمین پر</p>	<p>پردہ درمی انومری افلاک کے تلے          صد تے گئی چھپا ہوا مجھے خاک کے تلے</p>

۱۲۷  
شہزادے تو سخت دل کو مری سمت سے کیا

تاکو تم حسین کی بابت مصطفیٰ

ان کچھ پیو خدا سے مری موت کی دعا

بن اب کسی کا سچو نہ کھلے مجھے خدا

نودو کہا اسی خلق میں سید رسول اسی

کسی بوسے جو ہو جو بول اسی

۱۲۸  
دیکھا کہ تین سرھا کھڑے ابن بو تراب

فراتے ہیں آرزو سے پاس پھر سب اب

سوئے سے آنکھوں گئی دریں اضطراب

پولی کہ کامیاب مقاصد میں ہو گئی

جانے سے نفسیہ عیا سوئے گئی

گئی

۱۲۹  
سب بی بیوں کو جسے کیا پھر تیار کیا

رضت ہو لی سبحون کو گلے لگا لگا

زینب نے پوچھا کیوں ترسد دل میں کیا

جو کوں یادگار حسین اب تیرے سوا

بولی ابھی تو حرفت تیری سنائے ہیں

جہاں کی تھابہ خود دیرینے کوئے ہیں

۱۳۰  
تیلے کو تیرے بھری وہ نہ کوئی

سب کی طرف کو اس عالم میں کی نظر

پہنچے حرم اعتقاد کی تو گون کو دی خبر

اور سر اٹھا کے رکھ دیا یہ کیا آؤں پر

جو عاشق کا حق تھا ادا اس کو گئی

بس تھو سے یا حسین کہا اور گئی

۱۳۱  
تا بوت جب اٹھا یا دنیہ میں شور تھا

لو مگر وہ عاشق فرزند مر تھو

ماپ تھے پیش پیش جبارہ بصیر کا

عیاں تھانور یہ اگر سپان بہ بہا

القصہ اسی قصہ یقین میں دوسریا

پلو سے خاطر میں سے دفن کر دیا